20720 ـ اسلام كا مالياتى نظام

سوال

مجھے علم ہوا ہے كہ اسلام ميں اموال ايك دوسرے كے پاس جانے كا طريقہ ايسا ہے جس ميں سود داخل نہيں ہوتا، ليكن جب ميں نے اسلام كے مالياتى نظام جس پر عمل كيا جا رہا ہے كا مطالعہ كيا تو مجھے يہ علم ہوا كہ سود تو ابھى تك موجود ہے، لہذا اگر اسلامى مالياتى نظام ميں سود كا استعمال ہوتا ہے تو كيا آپ اس كى وضاحت كر سكتے ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اسلام ميں سود كى حرمت تحريم مغلظ كا درجہ ركھتى ہے يعنى يہ بہت شديد حرام ہے، اور اللہ تعالى نے سود كا لين دين كرنے والے كى مذمت كى اور اس كے خلاف اعلان جنگ كيا اور روز قيامت اس كى برى عاقبت اور سزا بيان كرتے ہوئے فرمايا:

وہ لوگ جو سود خور ہيں وہ كھڑے نہ ہونگے مگر اس طرح جس طرح ايك شيطان كے چھونے سے خبطى بنايا ہوا شخص كھڑا ہوتا ہے، يہ اس ليے كہ وہ يہ كہا كرتے تھے كہ تجارت بھى تو سود كى طرح ہى ہے، حالانكہ اللہ تعالى نے تجارت كو حلال اور سود كو حرام كيا ہے، جو شخص اپنے پاس اللہ تعالى كى آئى ہوئى نصيحت سن كر رك گيا اس كے ليے وہ ہے جو گزر چكا، اور اس كا معاملہ اللہ تعالى كى طرف ہے، اور جو كوئى پھر دوبارہ (حرام كى طرف) لوٹا وہ جہنمى ہے، ايسے ہميشہ ہى اس ميں رہيں گے، اللہ تعالى سود كو مٹاتا اور ختم كرتا ہے، اور صدقات كو بڑھاتا اور زيادہ كرتا ہے، اور اللہ تعالى كسى ناشكرے اور گنہگار سے محبت نہيں كرتا البقرة (275).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد فرمايا:

اے ايمان والو! اللہ تعالى سے ڈرو اور جو سود باقى رہ گيا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم سچے اور پكے مومن ہو، اور اگر تم ايسا نہيں كرو گے تو تم اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كے ساتھ لڑنے كے ليے تيار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ كرلو تو اصل مال تمہارا ہى ہے، نہ تو تم ظلم كرو اور نہ ہى تم پر ظلم كيا جائے البقرة (278 ـ 279).

اور پھر احادیث میں بھی اس کی حرمت بیان ہے:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور سود کھلانے، اور اسے لکھنے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں" صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی آدمی سود کا ایک درہم کھائے اور اسے یہ علم ہو کہ یہ سود کا ہے تو یہ اللہ تعالی کے ہاں 33 زنا کاریاں کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے"

اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع حدیث نمبر (3375) میں صحیح قرار دیا ہے.

اس کے علاوہ بھی کئی ایک دلائل ہیں جو اس جرم کا حکم اور قباحت پر دلالت کرتے ہیں.

لہذا اسلام کا مالیاتی نظام کسی بھی ایسے معاملہ اور لین دین کو نہیں رہنے دیتا جو سود پر مشتمل ہو، بلکہ شریعت اسلامیہ نے تو بعض ایسے معاملات کی بھی ممانعت کر رکھی ہے جو سود میں پڑنے کے ذرائع بنتے ہیں.

دوم:

اس وقت موجودہ بنک سودی ہیں سوائے چند ایک کے اور وہ بھی نادر ہیں، اور کسی بنک کا اسلامی ملک پائے جانے کا معنی یہ نہیں کہ وہ بنک بھی اسلامی ہے، ان بنکوں کے بارہ غالب یہی ہے کہ ان بنکوں کا باہر کےیہودی اور صلیبی بنکوں سے گہرا تعلق اور رابطہ ہے، اور یہ واقعہ بہت افسوسناک ہے کہ یہ بنک مسلمان ممالک جن میں بسنے والے مسلمانوں کی تعداد ایک ملیار سے بھی زیادہ ہونے کے باوجود ان ممالک میں کوئی اسلامی بنک نہیں جو سود سے بچا ہو، سوائے چند ایک انجنسیوں اور اداروں کے.

لہذا مسلمانوں میں سے اہل حل وعقد پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ اس موضوع کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے حقیقتا اس پر غور کریں اور ایک مستقل اسلامی بنک کا نظام بنائیں، اہل اسلام کے علماء کرام موجود ہیں، اور کام کرنے والے ماہر قسم کے افراد بھی متوفر ہیں، اور الحمد للہ سرمایہ بھی بہت ہے.

سوم:

صحیح اسلامی مالیاتی نظام ایسا ہے جو سود سے بالکل عاری اور خالی ہے، اس میں ذرہ برابر بھی سود نہیں پایا جاتا، اس لیے کہ یہ نظام اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت حدیث شریف سے لیا گیا ہے.

اور سوال میں آپ کا یہ کہنا کہ میں نے اسلامی مالیاتی نظام کے لین دین میں دیکھا ہے کہ: یہ قول تفصیل طلب ہے کہ آپ ان سودی معاملات کی تفصیل بیان کریں جو آپ نے دیکھا ہے، ہو سکتا ہے کہ آپ نے بعض معاملات کو سودی گمان کر لیا ہو حالانکہ وہ ایسے نہ ہوں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کی حالت کی اصلاح فرمائے اور مسلمان حکمرانوں کو ایسے امور سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے جس میں خیر وبھلائی اور اصلاح ہو، سب تعریفات اللہ رب العالمین کی ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے.

واللہ اعلم .